سلسلہ خطبات جمعہ شیخ الحدیث حضرت مولانا حافظ انوار الحق صاحب
ضبط وترتیب: مولانا حافظ سلمان الحق حقانی

بیوی کے حقوق

اسلامی تعلیمات کی روشنی میں زوجہ کے ساتھ خوشگوار زندگی گزارنے کا طریقہ

نحمده ونصلی علی رسوله الکریم!اما بعد! فاعوذ باالله من الشیطن الرجیم بسم الله الرحمن الرحیم وَ عَاشِرُوْهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ (النساء:۱۹) عن ابی هریر رضی الله تعالی عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : اکمل المومِنِین اِیمانا احسنهم خلقا ، وخیارکم خیارکم لِنِسائِهِم (الحدیث)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مومن کامل وہ ہے جس کا اخلاق اچھا ہو، اور تم میں بہتر شخص وہ ہے جو اپنی عورتوں سے اچھے طریقے پر پیش آئے۔

محترم سامعین! پچھلے جمعہ آپ حضرات کے سامنے خاوند کے حقوق کے حوالے سے چند معروضات پیش کرنے کا موقع ملا تھا، کہ خاوند گھر کا حکمران اور بادشاہ ہوتا ہے اور خاوند کی اطاعت اللہ تعالیٰ کی اطاعت ہوتی ہے ،احادیث مبارکہ کی روشنی میں شوہر کے حقوق وآداب اور اس پر جو اجروثواب وفوائد مرتب تھے آپ حضرات نے سماعت فرمائے ۔اگر ان ہی تعلیمات پر عمل شروع کیا جائے تو ہمارے گھر خوشیوں اور راحت وسکون کے گہوارے بن جائیں۔

بہرحال میں نے آپ کے سامنے میاں بیوی کی مثال ایک سائیکل کے طور پر بیان کی تھی کہ اگر سائیکل کا ایک ٹائر بھی خراب ہو جائے تو پھر وہ ناکارہ ہوکر سواری کے قابل نہیں ہوتی اسی طرح اگر میاں بیوی میں ایک بھی ناکارہ (یعنی حقوق کی پاسداری نہ کریں) ہو جائے تو پھر زندگی کی سائیکل نہیں چل سکتی ۔اسی لئے دین اسلام نے جس طرح خاوند کے حقوق ذکر کئے ہیں تو اسی طرح بیوی کو بھی محروم ومحکوم ومعدوم نہیں چھوڑا بلکہ بیوی کو بھی حقوق سے مالا مال کرکے گھر کی ملکہ بنایا۔

بلاشک خاوند کو اللہ تعالیٰ نے بیوی پر برتری اور افضلیت عطا فرمائی ہے، اپنے کلام پاک میں اور اپنے رسول

صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے خاوند کو بیوی کا مالک وآقا قرار دیا ہے، لیکن اسے یہ اجازت نہیں دی کہ وہ اپنی اِس برتری کو جب، جہاں اور جیسے چاہے اِستعمال کرتا پھرے، جس خالق و مالک نے جیسے چاہا خاوند کو برتری عطا فرمائی، اِسی خالق و مالک نے جیسے چاہا خاوند کو اپنی طرف سے دی گئی برتری کے استعمال کے لیے حد بندی کر دی، پس اپنی حکمت سے اس نے خاوند کو عظمت دی اور اپنی حکمت سے اس کے لیے حدود مقرر فرمائیں اور خاوند کے لیے حکم فرمایا (وعاشِروھن بِالمعروفِ) اور ان کے ساتھ نیکی والا رویہ رکھتے ہوئے زندگی بسر کرو۔

عاشر کا لفظی معنی ہے مل جل کر زندگی بسر کرنا، اور میل جول برائی اور ظلم والا بھی ہوتا ہے اور نیکی اور بھلائی والا بھی، اللہ تعالی نے خاوندوں کو یہ حکم دِیا کہ اپنی بیویوں کے ساتھ نیکی، بھلائی اور خیر والی زندگی بسر کریں، نہ کہ برائی اور ظلم والی، یہ ایک عام حکم ہے جو زندگی کے ہر پہلو کو ڈھانپ لیتا ہے، چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا مبارک ارشاد ہے کہ

> عن عبد الله بن عباس رضی الله تعالی عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : خیر کم خیر کم لِاهلِه وانا خیر کم لِاهلِی (ترمذی)
>
> حضرت عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ تم میں بہترین شخص وہ ہے جو اپنے اپنے اہل وعیال کیلئے بہتر ہو اور میں اپنے اہل وعیال کیلئے بہترین ہوں۔

اس حدیث کے ضمن میں ہم اپنی زندگی کی پڑتال کریں کہ ہمارا رویہ گھر میں کیسا ہے اور باہر کیسا؟ جب ہم گھر میں داخل ہوتے ہیں تو ہمارا رویہ سفاکانہ اور غصہ سے بھرپور ہوتا ہے لیکن جب گھر سے باہر لوگوں سے ملتے ہیں تو خوشی اور ہنسی مذاق سے فرصت نہیں ملتی۔ کیا یہ حق بیوی کا نہیں ہے کہ اس کے ساتھ بھی حدود کے اندر ہنسی مذاق کیا جائے ان کے ساتھ بھی تفریح کی جائے آیئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر کی زندگی کا مطالعہ کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر میں اپنی بیویوں کے ساتھ کیسا رویا اختیار فرماتے تھے؟

> عن عائشةؓ قالت والله رأیت النبی صلی اللّٰہعلیه وسلم یقوم علی باب حجرتی والحبشة یلعبون بالحراب فی المسجد ورسول الله صلی اللّٰہ علیه وسلم یسترنی بردائه لانظر الی لعبهم بین اذنه وعاتقه ثم یقوم من اجلی حتی اکون انا التی انصرف فاقدروا قدر الجاریة الحدیثة السن الحریصة علی اللهو(رواہ البخاری)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ فرماتی ہیں کہ: خدا کی قسم میں نے یہ منظر دیکھا کہ (ایک روز) حبشی لوگ مسجد میں نیزہ ماری کا کھیل کھیل رہے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے ان کا کھیل دکھانے کیلئے اپنی چادر کا پردہ کر کے میرے حجرے کے دروازے پر کھڑے ہوگئے (جو مسجد میں کھلتا تھا) میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کندھے اور کان کے درمیان سے ان کا کھیل دیکھتی رہی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم میری وجہ سے مسلسل کھڑے رہے یہاں تک کہ (میرا جی بھر گیا) اور میں خود لوٹ آئی۔

اسی طرح رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تفریح کے طور پر ایک بار حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ساتھ دوڑ لگائی احادیث کی کتابوں میں تفصیلی ذکر موجود ہے کہ

عن عائشةؓ انها كانت مع رسول الله ﷺ فى سفر فقالت فسابقته فسبقته على رجلى فلما حملت اللحم فسابقته فسبقنى قال هذه بتلك السبقه(رواه ابوداؤد)

حضرت عائشہ صدیقہؓ جو ایک سفر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھیں کہتی ہیں کہ (اس سفر میں ایک موقع پر) میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اپنے پیروں کے ذریعہ دوڑی (یعنی ہم دونوں نے دوڑ میں باہم مقابلہ کیا) اور میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے آگے نکل گئی پھر جب میں (عرصہ دراز کے بعد) فربہ ہوگئی تو پھر ہم دونوں کی دوڑ ہوئی اور اس مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مجھ سے آگے نکل گئے چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس مرتبہ میرا آگے نکل جانا پہلی مرتبہ تمہارے آگے نکل جانے کے بدلہ میں ہے۔ (یعنی پہلی مرتبہ تم جیت گئی تھیں اس مرتبہ میں جیت گیا لہذا دونوں برابر رہے)

یہ روایت اپنی بیویوں کے ساتھ آنحضرت کے حسن معاشرت کی ایک مثال ہے جس سے واضح ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ازواج کے ساتھ ایک مسرت اور خوشگوار زندگی بسر کرتے تھے اور اپنی بیویوں کے حق میں انتہائی مہربان اور ہنس مکھ تھے۔ نیز اس روایت میں ہمارے لئے یہ سبق ہے کہ اپنی گھریلو ماحول میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس حسن سلوک و معاشرت کی روشنی میں اپنی بیویوں کے ساتھ خوشی اور باہمی پیار و محبت کے ساتھ زندگی بسر کی جائے۔

محترم حضرات !ان احادیث کی روشنی میں ہم سوچیں کیا ہم نے کبھی اس طرح دل لگی کے کام اپنے گھر میں کئے ہیں ۔ ہم تو اپنی بیوی کے ساتھ ایسی بات کرنا بھی غیرت اور عار سمجھتے ہیں افسوس کی بات ہے کہ جو کام شریعت کے خلاف ہو اور حقیقتاً عار اور شرم کا ہو تو وہ کام بڑی جرأت کے ساتھ کرتے ہیں اور جن کاموں کی شریعت اجازت دیتی ہے بلکہ ثواب کے ہیں تو ان کاموں میں ہمارے لئے شرم وحیاء رکاوٹ بن جاتے ہیں۔لہٰذا اپنی بیویوں کے ساتھ دل لگی ،تفریح اور ہنسی مذاق کے ساتھ وقت گزارنا چاہئے ۔شوہر پر لازم ہے کہ اگر بیوی کوئی غلطی کرے تو اس کو معاف کرے ،اور تنبیہ کے طور پر کچھ کہے تو وہ بھی اکیلے میں بچوں کے سامنے یا اور لوگوں کے سامنے اس کے تذلیل نہ کرے ۔کیونکہ عورت میں کجی ورثہ میں ملی ہے جیسا کہ حدیث مبارک میں ارشاد ہے کہ

عن ابی هریرةؓ قال :قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لولا بنو اسرائیل لم یخنز اللحم ولولا حوا لم تحن انثی زوجها الدهر (متفق علیه)

حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں : کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : اگر بنی اسرائیل نہ ہوتے تو گوشت نہ سڑا کرتا اور اگر حوا نہ ہوتی تو عورت اپنے شوہر کے ساتھ خیانت (کجی) نہ کرتی ۔

مطلب یہ کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانے میں ان کی قوم بنی اسرائیل کیلئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک میدان میں تیار خوراک کی صورت میں من وسلوی کا خوان نازل ہوتا تھا اس میں ان کو حکم تھا کہ جتنی ضرورت ہو اسی کے بقدر اس میں سے لیں جائیں اور زائد کو ذخیرہ نہ کریں ۔مگر بنی اسرائیل اپنی کج روی اور فطری لالچ کی وجہ سے یہ من سلوی کو ذخیرہ کرنے لگے مگر قدرت کا کرنا ایسا ہوا کہ وہ جتنا من وسلویٰ ذخیرہ کرتے تو وہ تمام کا تمام سڑ جاتا تھا ۔ چنانچہ ان کی اس نافرمانی (یعنی اللہ تعالیٰ کی ذات پر عدم اعتماد) کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ کیلئے گوشت کا سڑنا لازم کردیا لہٰذا اسی بناء پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : اگر بنی اسرائیل اس بُری عادت میں مبتلا نہ ہوتے تو ان کو یہ سزا نہ ملتی اور گوشت سڑا نہ کرتا اور دوسری وجہ کہ حوا نہ ہوتی تو عورت اپنے شوہر سے کجی نہ کرتی ،کیونکہ حضرت حوا نے حضرت آدم علیہ السلام کو جنت کا وہ درخت کھانے کی ترغیب دی جس سے اللہ تعالیٰ نے روک رکھا تھا اسی وجہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کجی حضرت حوا سے سرزد ہوگئی تھی وہ ہر ایک عورت کا جزو بن گئی ہے اور اب ہر عورت میں کجی کا خمیر ہوتا ہے گویا ان کو یہ کجی میراث میں پہنچی ہے ۔اسی وجہ سے اگر کوئی غلطی اور ضد کرے تو احسن طریقے سے اس کو سمجھانا چاہئے

۔اور اگر کوئی عیب دیکھیں تو اس کے مدمقابل خوبیوں پر نظر کرلیں کہ اس بیوی کی وجہ سے ہمارا ایمان محفوظ ہے۔اسی بیوی کے ساتھ ہماری معاشرے میں عزت کا اضافہ ہوتا ہے۔یہی بیوی ہمارے گھر کی حفاظت اور صفائی کے ساتھ ساتھ ہمارے بچوں کی پرورش اور تربیت کرتی ہے ۔ان خوبیوں کو مدنظر رکھ کران کے عیبوں پر چشم پوشی اختیار کرنے سے گھر کو گھر کا ماحول سکون اور اطمینان والا بن جائے گا ۔اس لئے عورت کے اچھے وصف کی طرف دیکھنا چاہئے ۔اس سے دل کو بھی تسلی ہوگی اور بدسلوکی کے راستے بھی بند ہونگے ۔

حضرت حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانویؒ فرماتے تھے کہ ہمارے پاک وہند کے معاشرے کی خواتین دنیا کی حوریں ہیں کیونکہ ان کے اندر وفاداری اور دیانتداری زیادہ ہوتی ہے ۔ اور اپنے شوہر پر جان نثار ہونے والی ہیں اور ان کی نگاہ شوہر کے علاوہ کسی اور پر نہیں ہوتی ۔اس ضمن میں ایک بزرگ کا واقعہ بیان فرماتے ہیں ۔ کہ اس بزرگ کی بیوی بہت زیادہ جھگڑنے والی تھی ہر وقت لڑتی تھی ، جب گھر میں داخل ہوتے بس لعنت ملامت اورلڑائی شروع ہو جاتا،کسی صاحب نے ان بزرگ سے کہا کہ دن رات کی جھک جھک اورلڑائی آپ نے کیوں پالی ہوئی ہے، یہ قصہ ختم کردیجئے اور طلاق دے دیجئے،توان بزرگ نے جواب دیا کہ بھائی ! طلاق دینا تو آسان ہے، جب چاہوں گا دے دوں گا، بات دراصل یہ ہے کہ اس عورت میں اور تو بہت سی خرابیاں نظر آتی ہیں، لیکن اس کے اندر ایک وصف ایسا ہے جس کی وجہ سے میں اس کو کبھی نہیں چھوڑوں گا، اور طلاق نہیں دوں گا، وہ یہ کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے اندر وفاداری کا ایسا وصف رکھا ہے، کہ اگر بالفرض میں گرفتار ہو جاؤں اور پچاس سال تک جیل میں بند رہوں تو مجھے یقین ہے کہ میں اس کو جس کونے میں بٹھا کرجاؤں گا، اسی کونے میں بیٹھی رہے گی اور کسی اور کی طرف نگاہ اٹھا کرنہیں دیکھے گی اور یہ وفاداری ایسا وصف ہے کہ اسکی کوئی قیمت نہیں ہوسکتی۔

بہرحال ان بزرگ نے حقیقت میں اسی حدیث پر عمل کر کے دکھلایا کہ:

ان کرہ منھا خلقا رضی منھا آخر (مشکوۃ ج۲،ص ۲۸۰)

یعنی اگر ایک بات اس عورت کی ناپسندیدہ ہے تو دوسری بات پسندیدہ بھی ہوگی، اس کی طرف دھیان اور خیال کرو، اور اس کے نتیجے میں اس کے ساتھ حسن سلوک کرو، ساری خرابی یہیں سے شروع ہوتی ہے کہ برائیوں کی طرف نگاہ ہوتی ہے، اچھائیوں کی طرف نگاہ نہیں ہوتی۔

حضرت مرزا مظہر جان جاناںؒ اور نازک مزاجی

حضرت مرزا مظہر جان جاناںؒ بڑے ولی اللہ گزرے ہیں ایسے نفیس نازک مزاج بزرگ تھے کہ اگر کسی نے صراحی کے اوپر گلاس ٹیڑھا رکھ دیا تو اس کو ٹیڑھا دیکھ کر سر میں درد ہوجاتا تھا، اگر ذرا بستر پر شکنیں آجائیں تو سر دکھنے لگتا تھا، لیکن ان کو بیوی جو ملی وہ بڑی بد سلیقہ، بدمزاج، پھوہڑ اور بدزبان تھی، اللہ تعالیٰ اپنے نیک بندوں کو عجیب عجیب طریقے سے آزماتے ہیں اور ان کے درجات بلند فرماتے ہیں، یہ بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک آزمائش تھی، لیکن انہوں نے ساری عمر اس کے ساتھ نبھایا، اور فرمایا کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ میرے گناہوں کو شاید اس طرح معاف فرمادیں۔

بیوی کو مارنا بداخلاقی ہے

عن عبداللہ بن رمعةؓ انه سمع النبی صلی اللہ علیه وسلم یخطب ...... ثم ذکرالنساء فوعظ فیھن فقال: یعمد احدکم فیجلد امراته جلد العبد فلعله یضا جھعا من آخر یومه (بخاری،ح ٥٢٠٤)

ایک مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک خطبہ ارشاد فرمایا اور اس خطبے میں بہت سی باتیں ارشاد فرمائیں اس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا کہ یہ بری بات ہے کہ تم میں سے ایک شخص اپنی بیوی کو اس طرح مارتا ہے جیسے آقا اپنے غلام کو مارتا ہے، اور دوسری طرف اسی سے اپنا ازدواجی تعلق بھی رکھتا ہے، یہ کتنی بداخلاقی اور بے غیرتی کی بات ہے کہ آدمی اپنی بیوی کو اس طرح مارے جس طرح غلام کو مارتا ہے۔

بہرحال رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات اور اسوہ حسنہ کی روشنی میں اگر ہم اپنی گھریلو زندگی اپنائیں تو گھر گھر میں امن وامان خوشی و راحت اور سکون وچین میسر ہوگا، اور آج ہم جن مسائل و مشکلات، ڈپریشن کے شکار ہیں ان کا حل اتباع سنت میں مضمر ہے، اللہ تعالیٰ ہم سب کو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحیح اتباع نصیب فرما کر دنیا و آخرت کا آرام وسکون عطا فرمائے۔ امین